یوم سہ شنبہ

جلد ۳۴ | ماہ اخاء ۲۵ ۱۳ ہش | ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۶۵ ھ | ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۴۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ اخاء۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب روبصحت ہیں۔ کسی قدر چل سکتے ہیں۔ مگر پاؤں میں کافی مضبوطی نہیں۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے جائنٹ ناظر دعوۃ و تبلیغ مقرر ہوئے ہیں

میاں پیر محمد صاحب ساکن ننگل باغباناں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے۔ آج وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھایا۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ قطعہ خاص میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں

ہندوستان میں مسلمان کس طرح ترقی کر سکتے ہیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی دہلی کی ایک مجلس میں مسلمانان عالم اور خاصکر مسلمانان ہند کی حالت زار کا ذکر جس دردمندانہ اور ہمدردانہ پیرایہ میں کیا۔ وہ جہاں ہر حساس مسلمان کو بے تاب کر دینے والا ہے۔ وہاں ایک ایسی حقیقت پر مبنی ہے۔ جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ حضور نے مسلمانان ہند پر ان کی موجودہ حالت واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

اس وقت ہندوستان میں مسلمان جو مطالبات پیش کر رہے ہیں۔ اگر وہ منظور بھی ہو جائیں بلکہ ان کے علاوہ بھی انہیں مزید حقوق حاصل ہو جائیں۔ تو بھی اسلام کا غلبہ قائم نہیں ہو سکتا کیونکہ اکثریت پھر بھی غیر مسلموں کی رہے گی اختیارات ان کے ہی ہاتھ میں ہونگے۔ اگر وہ کبھی مسلمانوں کے مفاد کی حمایت کرینگے تو اپنی اغراض کی خاطر کرینگے۔ مسلمان اپنے تصرف سے اس وقت تک کچھ نہیں کر سکتے۔ جبتک اسلام کے غلبہ اور اس کی اشاعت کا احساس ان میں پیدا نہیں ہوتا۔ اور یہ احساس ابھی تک ذرہ بھر بھی ان کے اندر موجود نہیں ہے۔"

یہ حقیقت کسی ہوشمند اور عقل وسمجھ رکھنے والے انسان سے پوشیدہ نہیں لیکن کس قدر رنج و افسوس کا مقام ہے۔ کہ مسلمانوں میں سے ایک طبقہ جو علماء اور نام کے احرار پر خاص طور سے مشتمل ہے۔ وہ نہ صرف اسے زبان پر لانے کی جرأت بھی نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کوشش میں مصروف ہے کہ مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے غیر مسلم اکثریت کی غلامی میں دے دے۔ لیکن جو کسی نہ کسی وجہ سے اس کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ یہ نہیں بتا سکتے۔ کہ اب مسلمانوں کو کرنا کیا چاہیئے یعنی اپنی ہستی برقرار رکھنے اور موجودہ حالت کو بدلنے کے لئے کیا کوشش کرنی چاہیئے

مسٹر مظہر علی صاحب اظہر سابق قائد احرار "اور سب کچھ" نے اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ احرار نے یہ مانتے ہوئے کہ حکومت الٰہیہ کا مطالبہ انتہا درجہ کی لغویت اور ناممکن الحصول چیز ہے۔ اس کے متعلق ۴۳ءمیں سہارنپور میں بڑے زور شور سے قرارداد منظور کی لکھا ہے۔

"جب پاکستان کے خلاف معاندانہ رویہ اختیار کیا گیا۔ تو حکومت الٰہیہ کی آواز ہی گھٹ کر رہ گئی۔ اور اب مہینوں سے زبان وقلم و گوش اس سے ناآشنا ہو رہے ہیں اکھنڈ بھارت زندہ باد کا نعرہ لگا کر حکومت الٰہیہ زندہ باد نہیں کہا جا سکتا اس وقت تک مجلس احرار کی یہی کیفیت ہے۔ کہ اس کے اخبار اور ارکان حکومت الٰہیہ کو بھولے بیٹھے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ اس تصور کو نہ فقط بھلانا بلکہ مٹانا ہی پڑے گا۔ سہارنپور کی قرارداد تم لفظاً منسوخ نہیں ہوئی۔ مگر عملاً منسوخ ہو گئی ہے۔ عوام الناس کو ابھی تک پتہ نہیں چلا۔ کہ مجلس احرار نے کونسی کروٹ لے لی ہے"۔

یہ تو حکومت الٰہیہ کے شروع اور خاتمہ کی داستان ہے۔ جو ایک ہی سانس میں بیان کر دی گئی ہے۔ اب ہندوستان میں مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ اظہر صاحب کے الفاظ میں ملاحظہ ہو لکھا ہے۔

"عبوری حکومت میں ۱۴ میں سے ۵ یا ۶ مسلمان وزیر ہوں۔ اور اسمبلی میں بھی یہی نسبت ہو۔ تو وزیر جنگ یا وزیر خارجہ یا وزیر اعظم کا مسلمان ہونا بھی بے کار ہوگا۔ کیونکہ فیصلہ اکثریت کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ غیر مسلم"

یہ بعینہٖ وہی حالت ہے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائی ہے۔ مگر آپ نے ساتھ ہی وہ طریق بھی ارشاد فرما دیا ہے۔ جس سے اس حالت کو بدلا جا سکتا ہے۔ لیکن مسٹر مظہر علی اور انہی پر کیا منحصر ہے۔ تمام مسلمان لیڈر اور علماء یہ بتانے سے بالکل قاصر ہیں کہ مسلمانوں کیا کرنا چاہیئے۔ اور کسطرح اپنی اقلیت کو اکثریت یا کم از کم مساوات کے درجہ میں لانا چاہیئے۔

اس کے لئے ایک اور صرف ایک ہی طریق ہے۔ جس کی طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مسلمانوں کو ان ایام میں کئی بار توجہ دلا چکے ہیں۔ اور وہ تبلیغ اسلام ہے چنانچہ حضور نے اس موقعہ پر بھی فرمایا۔ "اس وقت اسلام کی شوکت قائم کرنے کا واحد طریق تبلیغ ہی ہے۔" نیز فرمایا "اگر ہم غیر مسلم اقوام میں تبلیغ کریں۔ تو یہی اقوام جو آج اسلام کے لئے ایک خطرہ بنی ہوئی ہیں اسلام کی مددگار بن سکتی ہیں۔ اور اسلام کی شوکت کو بڑھانے کا موجب ہو سکتی ہیں۔"

جماعت احمدیہ حتی المقدور پہلے بھی غیر اقوام میں تبلیغ اسلام کر رہی ہے۔ اور اب حضور نے خاص طور پر ادھر متوجہ ہونے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس لئے پہلے سے زیادہ توجہ کی جائیگی۔ لیکن دوسرے مسلمانوں کا بھی فرض ہے کہ اس طرف متوجہ ہوں۔ اس کے لئے ہر ممکن سعی و کوشش کریں۔ اور جو لوگ اس مقصد اور مدعا کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کر رہے ہیں۔ ہر قسم کی تکالیف اور مشکلات برداشت کرتے ہوئے آگے ہی آگے قدم بڑھا رہے ہیں۔ ان کی ہر رنگ میں امداد کریں ؁

اگر مسلمان یہ طریق اختیار کریں۔ جو کامیاب اور تجربہ شدہ طریق ہے۔ اور جس کے ذریعہ مسلمانوں کو دنیا میں غیر معمولی کامیابی و کامرانی حاصل ہوئی تو ہندوستان میں بھی انقلاب عظیم برپا کیا جا سکتا ہے۔ کاش یہ بات مسلمانوں کی سمجھ میں آجائے۔ اور وہ اس نہائت اہم فریضہ کی طرف متوجہ ہو کر دین و دنیا کی کامیابی و کامرانی حاصل کریں ورنہ وہ ایسے گرداب میں گھرے ہوئے ہیں۔ جس سے نکلنے کی کوئی صورت نہیں ہے ؁

ایڈیٹر :۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے شائع کیا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی اپیل امریکن حکومت سے

جاپان اور جرمنی میں مسلم مبلغین کو عیسائی مشنریوں کے برابر حقوق دئیے جائیں

امام جماعت احمدیہ قادیان نے احمدیہ مشن لندن کو ہدایت کی تھی۔ کہ وہ حکومت سے درخواست کرے۔ کہ وہ مسلم مشنریوں کو اجازت دے۔ کہ وہ نیورمبرگ میں ان جرمن لیڈروں کو مل کر جنہیں موت کی سزا دی گئی ہے۔ اسلام قبول کرنے کی دعوت دیں۔ تا وہ اس دنیا کو چھوڑنے سے قبل اللہ تعالیٰ کے اس آخری کلام کو سن لیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ چودھری مشتاق احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی انچارج احمدیہ مبلغین لندن نے تار بھیجا ہے۔ کہ انہوں نے اس غرض کے لئے نیورمبرگ کی امریکن حکومت کو برطانوی حکومت کے ذریعہ درخواست دی تھی۔ مگر امریکن حکومت کے افسران نے مسلم مشنریوں کو اس بات کی اجازت نہیں دی۔ کہ وہ جرمن لیڈروں سے مل سکیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اب امریکن حکومت کے پاس اپیل کی ہے۔ کہ وہ مذہبی معاملات میں عدل و انصاف ایسا ہی ضروری سمجھے۔ جیسا کہ سیاسی اور اقتصادی امور میں۔ مسلمان امریکن حکومت کے اس رویہ کو نہایت ناپسند کرتے ہیں۔ آگے بھی جاپان میں انہوں نے سینکڑوں عیسائی مشنریوں کو جانے کی اجازت دے رکھی ہے۔ حالانکہ مسلم مشنریوں کو وہاں جانے کی اجازت نہیں۔ اور اب جرمنی کے امریکن مقبوضہ حصہ میں بھی مسلم مشنریوں کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ امریکہ کے حریت پسند لوگوں سے بھی یہ اپیل کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی حکومت پر دباؤ ڈالیں کہ وہ اپنے تمام مقبوضہ علاقوں میں مسلم مشنریوں کو برابر کے اور پورے حقوق دے۔ عبد القدیر نیاز ڈائرکٹر انفارمیشن اینڈ پریس جماعت احمدیہ۔

اَھْلاً وَّ سَھْلاً

اے مسرت گردم ——— بیا ——— خوش آمدی

جلال الدین شمس سیکھوانی مرحبا آئے
عرب میں شام میں مصر و فلسطیں کو ہ کرل میں
امام مسجد فضل عمر تبلیغ فرماتے
یہ نشأۃ فی العبادۃ اس جوانی میں مبارک ہو
مسیحائے محمدؐ نے مئے عرفاں جو بخشی ہے
زمان مصلح موعود میں یہ فخر پایا ہے
عزیز مصر الفت یوسف شہر محبت ہو
ملائک پھول برساتے مبارکباد کے اترے

جو سورج صدق اسلامی کا مغرب میں چڑھا آئے
یہی تو ہیں جو اول احمدی سکہ بٹھا آئے
خدا کے فضل سے منصور ہو کر برملا آئے
بفیض پیر میخانہ سعادت انتما آئے
بلاد مغربی میں خم پہ خم اس کے لنڈھا آئے
سبھی برناؤ پیر و طفل کہنے حبذا آئے
پئے دیدار حسن خدمت دین ہدیٰ آئے
تو اصحاب النبی لے کر ہدایائے دعا آئے

سرور قلب و نور دیدہ ہو معذور اکملؔ کے
خدا کا شکر جیتے جی مرے تم رونما آئے

اکمل عفی عنہ

احمدی مجاہدین بخیریت زیورچ (سوئٹزرلینڈ) پہنچ گئے

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب زیورچ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ چودھری عبد اللطیف صاحب۔ مولوی غلام احمد صاحب اور خاکسار آج بخیریت زیورچ پہنچ گئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مساعی دلی میں

(از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ۸ یارک روڈ نئی دہلی)

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) چونکہ جمعرات کی شام کو لیگ کانگرس کی گفت و شنید بہت نازک صورت اختیار کر گئی تھی۔ اور مفاہمت کی کوشش کے ناکام رہنے کا سخت خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک طرف تو جمعہ کے خطبہ میں جماعت کو موجودہ نازک حالات اور ان کے نتائج کی اہمیت جتا کر خاص دعاؤں کی طرف توجہ دلائی اور دوسری طرف ہز ایکسلنسی وائسرائے کو ایک خط کے ذریعہ اس بات کی طرف توجہ دلائی۔ کہ اگر ہز ہائینس نواب صاحب بھوپال کی نیک مساعی کانگرس کے براہ راست سمجھوتہ کے متعلق کامیاب نہیں ہو سکیں۔ تو اس پر مایوس ہو کر اصلاح حالات کی کوشش کو ترک نہیں کر دینا چاہیئے۔ بلکہ اس صورت میں وائسرائے صاحب کو چاہیئے۔ کہ سابق کی طرح خود اس معاملہ کو پھر اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ تاکہ کوشش کا سلسلہ جاری رہے۔ تا وقتیکہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے کامیابی کا دروازہ کھول دے۔ چنانچہ خدا کے فضل سے حضور کی یہ روحانی اور مادی تدابیر کامیاب ہوئیں۔ اور وائسرائے صاحب نے اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لیکر گرتی ہوئی تاروں کو سنبھال لیا۔ اور اب خدا کے فضل سے دوبارہ امید کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ موجودہ صورت میں اگر خدا نے کامیابی عطا فرمائی۔ جیسا کہ اس کے فضل سے امید ہے۔ تو انشاء اللہ لیگ باقی سوالات کو کھلا رکھتے ہوئے وائسرائے کی دعوت پر عبوری حکومت میں شامل ہو جائے گی۔ اور وائسرائے صاحب اپنے وعدہ کے مطابق اہم شعبہ جات کو لیگ اور کانگرس میں مناسب طور پر تقسیم فرما دیں گے اور باقیماندہ سوالات کا تصفیہ بعد میں حکومت کے اندر شامل ہو کر جبکہ خدا کے فضل سے لیگ کی طاقت موجودہ وقت سے زیادہ ہو گی کر لیا جائے گا۔

چونکہ اس وقت خدا کے فضل سے کامیابی کی امید زیادہ غالب ہے۔ اور حضور کو قادیان سے تشریف لائے بہت عرصہ گزر چکا ہے۔ اور کئی اہم کام کرنے والے ہیں۔ اس لئے حضور کا ارادہ ہے۔ کہ انشاء اللہ پیر کی شام کو واپس تشریف لے جائیں۔ مگر احباب کو حضور کی تحریک کے مطابق دعاؤں کا سلسلہ برابر جاری رکھنا چاہیئے۔

حضور سے مختلف طبقے کے معززین اور علم دوست اصحاب نیز اخباروں کے نمائندوں کی ملاقات کا سلسلہ جاری ہے۔ اور اس سفر میں خدا کے فضل سے دلی کے ہر طبقہ میں نفوذ کا رستہ کھل گیا ہے۔ آج بعد نماز ظہر حضور نے مقامی جماعت کے جملہ افراد کو جمع ہونے کا ارشاد فرمایا ہے۔ تاکہ واپسی سے قبل انہیں ضروری نصائح فرما سکیں۔ فقط

تلاش گمشدہ اور درخواست دعا

میرا بھائی غلام رسول ۱۲ اکتوبر کو اپنے کھیت سے گم ہے۔ خیال ہے۔ کہ کسی دشمن نے شہید کر دیا ہے۔ چونکہ پہلے ایک دفعہ بھاگ گیا تھا۔ اس لئے اگر کسی دوست کو مل جائے۔ یا خود پڑھ لے۔ تو فوراً اطلاع دے۔ دوستوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو جلد سلامت لائے۔ حکیم محمد موسیٰ احمدی سکرٹری تبلیغ و مال کمال ڈیرہ (سندھ)

باورچیوں کی ضرورت ہے

چند ایسے واقفین کی ضرورت ہے۔ جو باورچی کا کام اچھی طرح جانتے ہوں۔ عمر کی کوئی قید نہیں صحت اچھی ہو اسلامی شعار

ضروری اطلاع

اس وقت دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ قادیان بعض ضروری امور کی تکمیل کے پیش نظر اپنا نمائندہ جماعتوں میں بھجوا رہا ہے اس لئے جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جا رہا ہے کہ جب وہ آپ کے پاس پہنچے۔ اس سے پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں (صدر مجلس خدام الاحمدیہ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی اپیل امریکن حکومت سے

جاپان اور جرمنی میں مسلم مبلغین کو عیسائی مشنریوں کے برابر حقوق دئے جائیں

امام جماعت احمدیہ قادیان نے احمدیہ مشن لندن کو ہدایت کی تھی۔ کہ وہ حکومت سے درخواست کرے۔ کہ وہ مسلم مشنریوں کو اجازت دے۔ کہ وہ نیورمبرگ میں ان جرمن لیڈروں کو مل کر جنہیں موت کی سزا دی گئی ہے۔ اسلام قبول کرنے کی دعوت دیں۔ تا وہ اس دنیا کو چھوڑنے سے قبل اللہ تعالےٰ کے اس آخری کلام کو سن لیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ چودھری مشتاق احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی انچارج احمدی مبلغین لندن نے تار بھیجا ہے۔ کہ انہوں نے اس غرض کے لئے نیورمبرگ کی امریکن حکومت کو برطانوی حکومت کے ذریعہ درخواست دی تھی۔ مگر امریکن حکومت کے افسران نے مسلم مشنریوں کو اس بات کی اجازت نہیں دی۔ کہ وہ جرمن لیڈروں سے مل سکیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اب امریکن حکومت کے پاس اپیل کی ہے۔ کہ وہ مذہبی معاملات میں عدل و انصاف ایسا ہی ضروری سمجھے۔ جیسا کہ سیاسی اور اقتصادی امور میں۔ مسلمان امریکن حکومت کے اس رویہ کو نہایت ناپسند کرتے ہیں۔ آگے بھی جاپان میں انہوں نے سینکڑوں عیسائی مشنریوں کو جانے کی اجازت دے رکھی ہے۔ حالانکہ مسلم مشنریوں کو وہاں جانے کی اجازت نہیں۔ اور اب جرمنی کے امریکن مقبوضہ حصہ میں بھی مسلم مشنریوں کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ امریکہ کے حریت پسند لوگوں سے بھی یہ اپیل کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی حکومت پر دباؤ ڈالیں کہ وہ اپنے تمام مقبوضہ علاقوں میں مسلم مشنریوں کو برابر کے اور پورے حقوق دے۔ عبد القدیر نیاز ڈائرکٹر انفارمیشن اینڈ پریس جماعت احمدیہ۔

اہلاً و سہلاً

اے مسرت گردم ——— بیا — خوش آمدی

جلال الدین شمس سیکھوانی مرحبا آئے
جو سورج صدق اسلامی کا مغرب میں چڑھا آئے

عرب میں شام میں مصر و فلسطین کو کئی میں
یہی تو ہیں جو اول احمدی سکہ بٹھا آئے

امام مسجد فضل عمر تبلیغ فرمائے
خدا کے فضل سے منصور ہو کر برملا آئے

یہ نشاۃ فی العبادۃ اس جوانی میں مبارک ہو
بفیض پیر میخانہ سعادت انتہا آئے

مسیحائے محمد نے مئے عرفاں جو بخشی ہے
بلاد مغربی میں خم پہ خم اس کے لنڈھا آئے

زمان مصلح موعود میں یہ فخر پایا ہے
سبھی برنا و پیر و طفل کہنے حبذا آئے

عزیز مصر الفت یوسف شہر محبت ہو
پئے دیدار حسن خدمت دین ہدیٰ آئے

ملائک پھول برسائے مبارکباد کے اترے
تو اصحاب النبی کے گرد پایائے دعا آئے

سرور قلب و نور دیدہ ہو معذور اکملؔ کے
خدا کا شکر جیتے جی مرے تم رونما آئے

اکمل عفی عنہ

احمدی مجاہدین بخیریت زیورچ (سوئٹزرلینڈ) پہنچ گئے

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب زیورچ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ چودھری عبد اللطیف صاحب۔ مولوی غلام احمد صاحب اور خاکسار آج بخیریت زیورچ پہنچ گئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مساعی دلّی میں

(از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ۸ یارک روڈ نئی دہلی)

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) چونکہ جمعرات کی شام کو لیگ کانگرس کی گفت و شنید بہت نازک صورت اختیار کر گئی تھی۔ اور مفاہمت کی کوشش کے ناکام رہنے کا سخت خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک طرف تو جمعہ کے خطبہ میں جماعت کو موجودہ نازک حالات اور ان کے نتائج کی اہمیت جتا کر خاص دعاؤں کی طرف توجہ دلائی اور دوسری طرف ہز ایکسلنسی وائسرائے کو ایک خط کے ذریعہ اس بات کی طرف توجہ دلائی۔ کہ اگر ہز ہائینس نواب صاحب بھوپال کی نیک مساعی کانگرس کے براہ راست سمجھوتہ کے متعلق کامیاب نہیں ہو سکیں۔ تو اس پر مایوس ہو کر اصلاح حالات کی کوشش کو ترک نہیں کر دینا چاہیئے۔ بلکہ اس صورت میں وائسرائے صاحب کو چاہیئے۔ کہ سابق کی طرح خود اس معاملہ کو پھر اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ تاکہ کوشش کا سلسلہ جاری رہے۔ تاوقتیکہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے کامیابی کا دروازہ کھول دے۔ چنانچہ خدا کے فضل سے حضور کی یہ روحانی اور مادی تدابیر کامیاب ہوئیں۔ اور وائسرائے صاحب نے اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لیکر گرتی ہوئی تاروں کو سنبھال لیا۔ اور اب خدا کے فضل سے دوبارہ امید کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ موجودہ صورت میں اگر خدا نے کامیابی عطا فرمائی۔ جیسا کہ اس کے فضل سے امید ہے۔ تو انشاء اللہ لیگ باقی سوالات کو کھلا رکھتے ہوئے وائسرائے کی دعوت پر عبوری حکومت میں شامل ہو جائے گی۔ اور وائسرائے صاحب اپنے وعدہ کے مطابق اہم شعبہ جات کو لیگ اور کانگرس میں مناسب طور پر تقسیم فرما دیں گے اور باقیماندہ سوالات کا تصفیہ بعد میں حکومت کے اندر شامل ہو کر جبکہ خدا کے فضل سے لیگ کی طاقت موجودہ وقت سے زیادہ ہو گی کر لیا جائے گا۔

چونکہ اس وقت خدا کے فضل سے کامیابی کی امید زیادہ غالب ہے۔ اور حضور کو قادیان سے تشریف لائے بہت عرصہ گزر چکا ہے۔ اور کئی اہم کام کرنے والے ہیں۔ اس لئے حضور کا ارادہ ہے۔ کہ انشاء اللہ پیر کی شام کو واپس تشریف لے جائیں۔ مگر احباب کو حضور کی تحریک کے مطابق دعاؤں کا سلسلہ برابر جاری رکھنا چاہیئے۔

حضور سے مختلف طبقے کے معززین اور علم دوست اصحاب نیز اخباروں کے نمائندوں کی ملاقات کا سلسلہ جاری ہے۔ اور اس سفر میں خدا کے فضل سے دلّی کے ہر طبقہ میں نفوذ کا رستہ کھل گیا ہے۔ آج بعد نماز ظہر حضور نے مقامی جماعت کے جملہ افراد کو جمع ہونے کا ارشاد فرمایا ہے۔ تاکہ واپسی سے قبل انہیں ضروری نصائح فرما سکیں۔ فقط

تلاش گمشدہ اور درخواست دعا

میرا بھائی غلام رسول ۱۸ اکتوبر کو اپنے کھیت سے گم ہے۔ خیال ہے۔ کہ کسی دشمن نے شہید کر دیا ہے۔ چونکہ پہلے ایک دفعہ بھاگ گیا تھا۔ اس لئے اگر کسی دوست کو مل جائے۔ یا خود پڑھ لے۔ تو فوراً اطلاع دے۔ دوستوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو جلد سلامت لائے۔
حکیم محمد موسیٰ احمدی سکرٹری تبلیغ و مال کمال ڈیرہ (سندھ)

باورچیوں کی ضرورت ہے

چند ایسے واقفین کی ضرورت ہے۔ جو باورچی کا کام اچھی طرح جانتے ہوں۔ عمر کی کوئی قید نہیں صحت اچھی ہو۔ اسلامی شعار کے پابند ہوں۔ اسی کے لئے درخواستیں دفتر تحریک جدید میں آنی چاہئیں۔ (وکیل الدفتر تحریک جدید)

ضروری اطلاع

اس وقت دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ قادیان بعض ضروری امور کی تکمیل کے پیش نظر اپنا نمائندہ جماعتوں میں بھجوا رہا ہے ... داشتوں اور رجسٹروں ... دواخانہ ... پاس پہنچے۔ اس سے پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں (صدر مجلس خدام الاحمدیہ)

یقینی قومی ترقی کس طرح ہوسکتی ہے

اسلام کی ابتدائی حالت

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوئے نبوت پر ابھی چند ہی سال گذرے تھے۔ اور آپ پر ایمان لانے والوں کی تعداد تیس چالیس سے زیادہ نہ تھی۔ مگر وحی الہٰی میں اس وقت مسلمانوں کے شاندار مستقبل کے متعلق خبریں نازل ہو رہی تھیں کفار مکہ مسلمانوں کو بڑی ذلت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے۔ اور کہتے کس قدر بیوقوف ہیں کہ بتوں کی پوجا سے منحرف ہو گئے حالانکہ بتوں کے طفیل ہی مکہ والوں کو روٹیاں ملتی ہیں۔ دور دور سے زائرین آتے ہیں اور اہل مکہ کو مالا مال کر جاتے ہیں۔ دنیا داری کے خیال سے وہ غریب مسلمانوں کو نہ صرف بے وقوف بلکہ ناقابل اعتنا بھی سمجھتے۔ اور اپنے آپ کو بڑے عقلمند اور اونچی قسم کے مدبر۔ اس وقت سورۃ النبا نازل ہو چکی تھی۔ جس میں ایک پُرشوکت نبا عظیم یعنی مسلمانوں کے آئندہ شاندار غلبہ کی پیشگوئی موجود تھی۔ کفار نے جب اس کی اطلاع پائی۔ تو بہت متحیر ہوئے۔ اور آپس میں تمسخرانہ رنگ میں چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ غلبۂ اسلام کیسے ممکن ہے؟ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے ماننے والے تو (نعوذ باللہ) چند بے وقوف اور ادنےٰ قسم کے لوگ ہیں۔ نہ ان میں کوئی طاقت ہے نہ قابلیت۔ نہ ان کے پاس علم ہے نہ دولت۔ نہ رسوخ نہ دبدبہ۔ ترقی کرنے کے ان میں کوئی آثار نہیں۔ ایک طرف بتوں سے منحرف ہو کر ساری قوم کو اپنے خلاف کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف غلبہ اسلام کے خواب دیکھنے میں مشغول ہیں۔ گویا کفار کے نزدیک حماقت کی حد ہو رہی تھی۔ غلبۂ اسلام کی پیشگوئی سنکر ان کے دل میں عجیب عجیب قسم کے وساوس اور اعتراضات پیدا ہو رہے تھے۔ اور وہ سوال کرتے تھے کہ یہ غلبہ کیونکر ہوگا؟ مسلمان تو محض حقیر و بے کار وجود نظر آتے ہیں۔

کامیابی کی پانچ صفات

کفار کے ان اعتراضات کے جواب میں سورہ النازعات نازل ہوئی۔ اور اس کی پہلی پانچ آیتوں میں اللہ تعالےٰ نے کفار کو متنبہ کر دیا کہ تم کس خام خیالی میں مبتلا ہو۔ آج تم مسلمانوں کو ذلیل سمجھتے ہو۔ کہ وہ بے کس اور نہتے ہیں۔ اور اپنی طاقت کے گھمنڈ میں تم تحقیر و تمسخر سے ان کے ساتھ پیش آتے ہو۔ اور ان پر ظلم کرتے ہو۔ نیز ہمارے کلام پر بھی تم کو حیرت ہے کہ مسلمان کیونکر غالب آجائیں گے؟ مگر یاد رکھو "ہم شہادت کے طور پر پانچ صفات پیش کرتے ہیں۔ جن کے متعلق تم دیکھو گے کہ وہ آہستہ آہستہ مسلمانوں میں پیدا ہوتی چلی جائیں گی۔ اور جس قوم میں یہ پانچ صفات پیدا ہو جائیں۔ وہ کبھی ہار نہیں سکتی۔" (تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۱۰۳)

پہلی صفت

اول فرمایا والنازعات غرقاً قسم ہے ان ہستیوں کی جو کھینچتی ہیں پوری طرح (نزع کے معنے صبر یا رکنے کے اور اشتیاق و رغبت کے بھی ہوتے ہیں) "یعنی ان ہستیوں کی قسم جو صبر و اشتیاق کی صفتوں کو انتہا تک کھینچ لے جاتی ہیں۔ یا وہ جو برائیوں سے رکنے والی اور نیکیوں کو شوق سے اختیار کرنے والی ہیں۔ "ترقی کرنے کے لئے دو قابلیتوں کا پایا جانا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اول یہ کہ جب کسی بری بات سے اسے روکا جائے۔ تو وہ رک جائے۔ دوسرے یہ کہ جس قدر مفید اور کار آمد چیزیں ہوں۔ ان کے حصول کی اس کے دل میں شدید رغبت پائی جاتی ہو۔ والنازعات غرقاً کہہ کر اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کی انہی خوبیوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔" (صفحہ ۱۰۴)

کفار مکہ مسلمانوں پر ظلم کرتے اور طرح طرح سے ان کو اشتعال دلاتے تھے۔ مگر ان کے لئے حکم تھا کہ اپنے نفسوں پر قابو رکھو۔ اور صبر سے کام لو۔ چنانچہ صحابہ کرام نے صبر کے وہ نمونے دکھائے۔ کہ تاریخ آج تک ان کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ وہ پٹتے تھے اور ماریں کھاتے تھے۔ وہ دوپہر کے وقت مکہ کی تپتی ہوئی گلیوں میں گھسیٹے جاتے تھے۔ مگر اف نہیں کرتے تھے۔ ان کے سینوں پر برچھیاں پڑتی تھیں۔ مسلمان عورتوں کی بے حرمتی نیزوں سے کی جاتی تھی۔ غرضکہ شدید مظالم اور شدید اشتعال کے اوقات میں صحابہ کرام صبر کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ اور مشتعل ہونے سے رکتے رہتے تھے۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم یہی تھا اور اس بے کسی اور مظلومیت کے ایام میں مسلمانوں کے اندر مادۂ صبر کا پیدا ہونا نہایت ضروری تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ نیکیوں کے حاصل کرنے کا شوق بھی ان کے اندر شدید درجہ کا تھا۔ وہ صرف پنج وقتہ نمازیں ہی باجماعت نہیں پڑھا کرتے تھے۔ بلکہ ان کی زندگی کا ہر عمل نماز ہوتا تھا۔ وہ حصول رضائے الٰہی کے دیوانے تھے۔ نیکیوں سے ان کو عشق تھا۔ اور بدیوں سے نفرت۔ ان کی صفات متضاد تھیں۔ کفار کی صفات سے۔ مثلاً کفار جھوٹ بولتے تھے۔ مگر مسلمان سچ بولنے والے تھے۔ کفار ظالم تھے تو مسلمان درگزر کرنے والے۔ کفار متکبر تھے تو مسلمان منکسر المزاج کفار یتیموں اور مسکینوں کا مال کھا جایا کرتے تھے۔ مگر مسلمان رحم کرنے والے اور امین ثابت ہوتے۔ کفار عیاش تھے شرابی تھے جواری اور عورتوں کے حق میں بے انتہا خبیث تھے مسلمان عفت کے پتلے تھے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے اور عورتوں کی دل سے عزت کرنے والے اور ان کے حقوق کے نگران تھے۔ کیونکہ وہ ہر نیکی کو بڑے شوق سے اختیار کرتے تھے۔ اور ہر بدی سے پرہیز کرتے تھے۔ گویا بیک وقت وہ صبر و اشتیاق کے مجسمہ بن رہے تھے۔ اور غالب آنے والوں کی یہ پہلی صفت ہے۔

دوسری صفت

ترقی کرنے والوں کی دوسری صفت اللہ تعالےٰ نے والناشطات نشطاً میں بیان فرمائی ہے۔ "یعنی قسم ہے ان ہستیوں کی جو کام کے وقت بہت زور لگاتی ہیں۔ نشطاً کے ایک معنی ڈول بغیر چرخی نکالنے کے ہوتے ہیں۔ گویا محنت و مشقت سے کام کرنے کے۔ مسلمان ابتدائی زمانہ میں کوئی سہولت نہ رکھتے تھے۔ ہر دینی و دنیوی کام میں ان کو بڑی محنت و مشقت سے کام لینا پڑتا تھا۔ بالمقابل ان کے کفار کو کثرت و غلبہ حاصل تھا۔ وہ جتھہ بند تھے۔ اور بتوں سے بھرے ہوئے معبدوں کی مجاوری کے سبب ان کو فراغت کی زندگی نصیب تھی۔ اکثر لوگ لہو و لعب میں اپنے دن گزارا کرتے تھے۔ کچھ لوگ بے فکر باہر کے علاقوں سے تجارت بھی کرتے تھے۔ مگر مکہ میں کثرت مفت خوروں کی تھی۔ وہ قومی خدمات کی طرف سے بے فکر تھے۔ قوم کے لئے قربانی نہیں کر سکتے تھے۔ ان کے مقابل مسلمانوں کی ایک قلیل سی جماعت تھی۔ جو ہر کام محنت و مشقت سے کرتی تھی۔ اور شوق سے نیک اعمال و قومی خدمات بجالاتی تھی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مسلمانوں کے اندر نہ صرف یہ خوبی پائی جاتی ہے۔ کہ انہیں نیکیوں کے حصول کا شوق ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی دوسری خوبی بھی ان کے اندر پائی جاتی ہے۔ کہ وہ ناشطات ہیں یعنی ہر قسم کی محنت برداشت کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ان کا کوئی ساتھی نہیں ہوتا کوئی مددگار نہیں ہوتا . . . . مگر پھر بھی وہ قومی خدمات کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور اس سے رکتے نہیں۔" (تفسیر کبیر صفحہ ۱۰۶)

صحابہ کرام کو نیکیوں میں ترقی کرنے کا اس قدر خیال رہتا تھا۔ کہ اس راستہ میں انہیں کوئی قربانی کرنی پڑے۔ وہ اس سے دریغ نہیں کرتے تھے۔ پس دنیا پر غالب آنے والوں کی دوسری صفت جذبۂ محنت و قربانی ہے۔

تیسری صفت

تیسری صفت والسابحات سبحاً بیان فرمائی "یعنی قسم ہے ان ہستیوں کی جو دور دور نکل جاتی ہیں . . . . کسی کام کو محنت سے کرنے کا نتیجہ اس کام میں مہارت حاصل کر لینا ہوتا ہے۔ جب مہارت حاصل ہو جائے۔ تو مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ اور انسان اس میں ترقی کرتا ہوا بہت دور نکل جاتا ہے یعنی اس کا قدم ٹھہر رکتا نہیں۔ بلکہ آگے ہی آگے اٹھتا چلا جاتا ہے۔ صحابہ کرام کی یہی حالت تھی۔ کفار خوش گپیوں میں مبتلا رہتے۔ تو مسلمان نہ صرف محنت و مشقت سے دینی و دنیوی نیکیوں میں ترقی کرتے رہتے تھے۔

بلکہ کمال شوق ان کے اندر ان کاموں میں مہارت بھی پیدا کر رہا تھا۔ چنانچہ وہ ہر اچھے کام کو نہایت عمدگی کے ساتھ سرانجام دینے لگ گئے۔ کفار جھوٹ بولنے کی عادت اگر ترک کرنا چاہتے۔ تو ان کو بہت کوشش کرنا پڑتی۔ مگر مسلمانوں کے لئے یہ بات آسان ہو چکی تھی۔ کفار کے لئے فسق و فجور سے رکنا سخت مشکل کام تھا۔ لیکن مسلمانوں کے لئے نہ صرف رکنا بلکہ فسق و فجور کو چھوڑ کر نیکیوں کی راہوں پر گامزن ہونا ایک طبعی تقاضا بن رہا تھا۔ پھر وہ ذاتی نیکیوں پر ہی قانع نہیں رہتے تھے۔ بلکہ ان نیکیوں کو دوسروں تک پہنچانے کی مہارت بھی اپنے اندر پیدا کر رہے تھے۔ اور اس میں نشاط و سرور پاتے تھے۔ گویا مسلسل مشق سے وہ ہر نیکی کے ماہر بن رہے تھے۔ اور باکمال تیراک کی طرح زندگی کے سمندر میں بہت دور تک نیکیاں لے جانے کی طاقت و قابلیت اپنے اندر پیدا کر رہے تھے۔ "یہی خوبی اللہ تعالےٰ نے صحابہ کرام کی اس آیت میں بیان فرمائی ہے۔ کہ اب تو انہیں نیکیوں کے حصول میں بڑی محنت اور مشقت سے کام لینا پڑتا ہے۔ لیکن ایک زمانہ آئیگا۔......... کہ وہ نیکیوں پر ایسا غلبہ حاصل کر لیں گے۔ کہ ایک طبعی رغبت اور نشاط ان میں پیدا ہو جائیگا۔ اور نیکیوں کے بجالانے میں انہیں سرور محسوس ہوگا۔" (تفسیر ص۱۰۶)

اور تمثیل ملائکہ بشکر "وہ دوسرے علاقوں میں نکل جائیں گے۔ اور وہاں جو مستعد ارواح ہوں گی۔ انہیں اسلام کی طرف لائیں گے" (تفسیر ص۹۵) چنانچہ بہت جلد صحابہ کرامؓ نے ترقی کی منازل طے کیں۔ پھر دولتِ اسلام لے کر اپنے وطنوں سے نکلے۔ اور بہت دور دور دنیا میں پھیل گئے۔ دنیا پر غالب آنے والوں کی تیسری صفت نیکیوں میں کمال حاصل کرنا اور دور دور نکل جانے کی قوت اپنے اندر پیدا کر لینا ہے۔

چوتھی صفت

آگے اللہ تعالےٰ چوتھی صفت بیان فرماتا ہے۔ فالسّٰبقٰتِ سبقًا "پھر قسم ہے ان ہستیوں کی جو (مقابلہ کر کے اپنے مدمقابل سے) خوب آگے نکل جاتی ہیں" دنیا میں کسی قوم کے افراد اگر اپنی نیکیوں پر قانع ہو کر بیٹھ جائیں۔ اور آپس میں قوت مسابقت ان میں نہ پائی جائے۔ تو آج نہیں کل وہ قوم منجمد ہو کر رہ جائیگی۔ صحیح حرکت مقابلہ اصل زندگی کی دلیل اور ترقیات کی ضامن ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس آیت میں اسی اصل کی طرف اشارہ فرماتا ہے۔ اور کفار سے گویا کہتا ہے۔ کہ تم آج مسلمانوں کو ذلیل سمجھتے ہو۔ مگر یہ نہیں دیکھتے کہ اسلام کی تعلیم تو ان کے اندر قوت مسابقت کا بیج بو رہی ہے۔ جو بڑھیگا پھولیگا۔ اور پھلے گا۔ وہ تو نیکیوں اور قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھتے جائیں گے۔ لیکن تم قومی بے حسی اور لاغری میں "پدرم سلطان بود" کہتے ہوئے رہ جاؤ گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ صحابہ کرامؓ نے وہ نمونہ مسابقت دنیا کے سامنے پیش کیا۔ کہ آج تک دنیا ان کے کارناموں کو پڑھ کر حیران ہوتی ہے۔ وہ نہ صرف نیکیوں کے مجسمے تھے۔ بلکہ ان کے اندر یہ روح ہر وقت کام کرتی تھی۔ کہ نیکیوں کے بجالانے میں وہ ایک دوسرے سے سبقت لے جائیں گے۔ ہر نیکی میں مہارت حاصل کر کے وہ اس کو پھیلانے پر ہی قانع نہ تھے۔ بلکہ اس میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی مسلسل کوششیں کیا کرتے تھے۔ مسلمان مردوں میں بھی اور عورتوں میں بھی۔ نوجوانوں اور بوڑھوں میں بھی۔ ان کے غریبوں اور امیروں میں بھی۔ قبیلوں اور خاندانوں میں بھی یعنی ہر طبقہ میں ان کے اندر ایک دوسرے سے نیکیوں میں آگے بڑھ جانے کا شدید جذبہ اور ولولہ پایا جاتا تھا۔ اور یہی چیز ان کو فائز المرامی کی طرف لے جا رہی تھی......... اور یہ سب اتباعِ اسلام کی برکت تھی۔ ایک موقعہ پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مالی قربانی کا مطالبہ فرمایا۔ تو حضرت عمر رضؓ نے اپنا نصف مال و متاع گھر سے لا کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اور خیال کیا کہ آج میں سب سے بڑھ جاؤں گا۔ اتنے میں وہ "غار والا رفیق" یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ بھی آ گئے۔ اور گھر کا سب کچھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں میں لا کر رکھ دیا۔ پوچھا سرور کونین نے اے ابوبکر گھر میں بھی کچھ چھوڑا؟......... عرض کیا۔ اللہ اور اللہ کے رسول کا نام

اللّٰھم صل علی سیدنا محمد و علی اٰلہ و اصحابہ اجمعین و بارک وسلم

صحابہ کی روحِ مسابقت کی مثال تاریخ عالم میں اور کہیں نہیں ملتی۔ پس دنیا پر غالب آنیوالوں کی چوتھی صفت نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا یعنی قوت مسابقت ہوتی ہے۔

پانچویں صفت

بالآخر فرمایا۔ فالمدبّرٰتِ امرًا "پھر قسم ہے ان ہستیوں کی جو (دنیا کا) کام چلانے کی تدبیروں میں لگ جاتی ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے پانچویں صفت ترقی بیان فرمائی ہے۔ جس سے دشمنانِ اسلام کو یہ بتانا مقصود ہے۔ کہ تم آج ہمارے رسول پر ایمان لانے والوں کی قلت و بے بسی کو دیکھکر یہ خیال کرتے ہو۔ کہ یہ دنیا پر غالب نہیں آ سکتے۔ مگر یاد رکھو کہ جب مسلمان نیکیوں میں ترقی کرتے کرتے اس حد تک پہنچ جائیں گے۔ کہ ان کے اندر روح مسابقت ایک عام بات ہو جائیگی۔ اور مالی و جانی قربانیوں میں وہ ایک دوسرے سے بڑھتے ہی چلے جائیں گے۔ تو پھر یقیناً فالمدبّرٰتِ امرًا کا مقام حاصل کر لیں گے۔ اس وقت وہ ہر بات کے تمام پہلوؤں کو دیکھ کر ہی معاملہ کیا کریں گے۔ ان میں سے ہر فرد قومی کام چلانے کی فکروں اور تدبیروں میں لگ جائیگا۔ اور یہ نہیں دیکھیگا۔ کہ قوم کا یہ کام زید کا ہے۔ اور وہ بکر کا۔ بلکہ ہر مسلمان یہ سمجھیگا۔ کہ جماعت کے سب کام میرے ہی ہیں۔ اور میں ہی قوم کا ذمہ دار ہوں۔ نیز حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ وہ حقوق العباد کا بھی کمال دیانتداری کے ساتھ نگران بن جائیگا۔ جب مسلمانوں کے اخلاق اس درجہ بلند ہو جائیں گے۔ تو "فالمدبّرٰتِ امرًا" کا زمانہ آ جائیگا۔ یعنی زمام حکومت ان کے ہاتھوں میں دے دی جائے گی۔ ایسے بلند اخلاق و بلند قربانیوں کا صلہ دنیا میں حکومت ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں پر پہلے مکی بارہ سال نہایت ہی سخت۔ کٹھن اور مظلومیت کے گذرے تھے۔...... مظلومیت کا زمانہ دراصل اخلاقی تربیت کا زمانہ ہوتا ہے۔......... اس کے بعد ہجرت نبوی ہوئی۔ اور ہجرت کے بعد پھر فتح مکہ...... فالمدبّرٰتِ امرًا...... جو کل مظلوم تھے۔ وہ اب ظالموں پر حاکم بنا دیئے گئے۔ اخلاقی بلندی اور جذبۂ قربانی بہت بڑی چیزیں ہیں۔ کہ انسان محض کو انسانِ اعلیٰ بنا دیتی ہیں Super Human نظریے کی بنا اسی اصل پر ہے۔ "جو شخص کمال نیکی کو پہنچ جاتا ہے۔ وہ ساری دنیا کی ذمہ داری اپنے اوپر لیتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا۔ کہ اس (کام) کی ذمہ داری فلاں پر ہے۔ اور اسکی فلاں پر بلکہ وہ اپنے آپ کو ہی واحد ذمہ وار سمجھتا ہے۔ جب یہ خوبی کسی قوم کے افراد میں پیدا ہو جائے تو وہ قوم کبھی تباہ نہیں ہو سکتی۔...... اس قوم کو کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ وہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور ساری دنیا پر غالب آ جاتی ہے۔" (تفسیر ایضاً ص۱۰۷) دنیا پر غالب آنے والوں کی پانچویں صفت قومی تدبیر امر کا انفرادی احساس ہے۔

غرض اللہ تعالےٰ کی بتائی ہوئی یہ پانچ صفات یقینی قومی ترقی کی ضامن ہوتی ہیں۔ آج دنیا بھر میں مسلمان اپنی بدحالی پر نالاں ہیں۔ اور ہر جگہ ترقی و آزادی کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ لیکن یورپین تہذیب کے زیر اثر جس قسم کی تدابیر اور کوششیں کر رہے ہیں۔ وہ ہرگز ان کو نجات نہیں دلا سکتیں۔...... حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی نجات قال اللہ اور قال الرسول کی اتباع میں مضمر ہے۔ وہ واقعی دنیا میں سربلند ہونا چاہتے ہیں۔ تو قرآن مجید کی بتائی ہوئی مذکورہ بالا پانچ صفات کو جلد از جلد اپنے اندر پیدا کر لیں۔ اور سنت نبوی کے مطابق عمل پیرا ہوں۔ صحابہ کرامؓ نے یہی کیا تھا۔ اور دنیا پر غالب آ گئے تھے۔ موجودہ زمانہ میں ہم دنیا میں قرآن مجید کی تعلیم کو اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت کو لیکر اٹھے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یہی سکھایا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اپنے قول و فعل میں ہم اسلامی تعلیم کا بہترین نمونہ دنیا میں ثابت ہوں۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ ج انک انت الوھاب۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اور مسلمانوں کو بھی ہمیشہ صحیح راہِ عمل اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔ تا اسلام پھر سے دنیا میں سربلند ہو۔ آمین۔

خاکسار سید فضل الرحمٰن فیضی کوہ منصوری

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے ایڈیٹر

تبدیلی تعریف نبوت میں ہوئی ہے نہ کہ نفس دعویٰ میں

جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے کے نام کھلی چٹھی نمبر ۲

جناب مولوی صاحب! آپ نے زیر نظر تازہ اشتہار میں پھر اسی غلط اور خلاف واقعہ بات کا اعادہ کیا ہے جسے آپ نے تیس ۳۰ برس قبل بیان کیا تھا۔ آپ نے اپنی کتاب "النبوۃ فی الاسلام" میں ہمارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق لکھا تھا کہ:

"میاں صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ حضرت صاحب پہلے اپنے آپ کو مجدد و محدث ہی کہتے تھے۔ اور انکار نبوت کرتے تھے۔ مگر پھر کسی وقت آپ نے دعویٰ میں تبدیلی کی۔ اور نبوت کا دعویٰ کیا" (النبوۃ فی الاسلام صـ۲۵۹)

اور اس تازہ اشتہار میں بھی آپ لکھتے ہیں کہ:۔

"جماعت قادیان کا پیشوا لکھتا ہے کہ آپ نے ۱۹۰۱ء میں اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا تھا۔ خود نبوت کا دعوےٰ کیا۔ اور آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا قرار دیا"

گویا آپ نے ہمارے امام ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف یہ منسوب کیا ہے کہ وہ مانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے "دعویٰ میں تبدیلی" کی ہے۔ حالانکہ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ اور جماعت احمدیہ یہ نہیں کہتے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ میں تبدیلی کی۔ ہمارا عقیدہ یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نفس دعویٰ ابتداء سے انتہا تک ایک ہی رہا۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تعریف نبوت میں تبدیلی کی۔ اور یہ تبدیلی بھی اللہ تعالےٰ کی وحی کے ماتحت کی۔ ایک عام آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ ان دونوں باتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ دعویٰ میں تبدیلی کہاں اور تعریف نبوت کی تبدیلی کہاں؟

اتنے فرق کے باوجود آپ نے ابتداء سے یہی غلط اور خلاف واقعہ بات ہمارے امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف منسوب کرنی شروع کی۔ اور جماعت کی طرف سے بار بار تردید کے باوجود آپ نے اس ناروا طریق کو ترک نہیں فرمایا۔ بلکہ آج تک اسی کا اعادہ کر رہے ہیں۔

جناب مولوی صاحب! آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ مجھے اس بات کا پتہ نہیں تھا۔ میں نادانستہ ایسا لکھتا رہا ہوں۔ آپ نے "النبوۃ فی الاسلام" حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تصنیف منیف "حقیقۃ النبوۃ" کے بعد لکھی ہے۔ اس کتاب میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے بار بار وضاحت فرمائی ہے کہ ہمارے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نفس دعویٰ کبھی نہیں بدلا تبدیلی صرف نام رکھنے میں ہوئی ہے۔ اور اس کی بنا ر نبوت کی تعریف میں تبدیلی کا وقوعہ ہو جانا تھا۔ ایک عبارت درج ذیل کرتا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ تحریر فرماتے ہیں:۔

" اپنے دعویٰ کی تفصیلی کیفیت کے لحاظ سے تو آپ ہمیشہ ایک ہی بیان شائع کرتے رہے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ مجھے کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع دی جاتی ہے جو انذار و تبشیر کا رنگ رکھتے ہیں۔ اور خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اس وجہ سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے کبھی بھی اپنی نبوت سے انکار نہیں کیا۔ بلکہ اپنے دعویٰ کی تفصیلی کیفیت جو بیان کرتے رہے ہیں اس کے صاف معنے یہ تھے کہ آپ نبی ہیں۔ لیکن اس لحاظ سے کہ آپ نبوت کی تعریف ۱۹۰۱ء سے پہلے اور خیال کرتے تھے اور باوجود اپنے اندر شرائط نبوت کے پائے جانے کے لفظ نبی کی تاویل کرتے تھے۔ آپ کے عقیدہ میں ایک تبدیلی پیدا ہوئی ہے"

(حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۳۱)

جناب مولوی صاحب! خدارا بتائیں کہ اس تصریح کے باوجود آپ کا بار بار لکھنا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ میں تبدیلی کر لی تھی۔ کیا یہ تقویٰ کا طریق ہے۔ اور کیا ایک مذہبی جماعت کے مدعی امارت کا یہ عمل مناسب ہے؟ کسی کی طرف غلط بات منسوب کرنا اور پھر اس پر ایک طومار کھڑا کر دینا یقیناً سخت ناپسندیدہ بات ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے آپ کے اسی ناجائز اور خلاف واقعہ بیان کی تردید کرتے ہوئے حال ہی میں بھی تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"میں نے تو جو کچھ لکھا ہے وہ یہ ہے کہ تعریف نبوت میں تبدیلی کی۔ اور بار بار لکھا جا چکا ہے"

(الفضل ۸ اکتوبر ۱۹۴۶ء)

جناب مولوی صاحب! آپ انصاف سے سوچیں کہ جب آپ غلط عنوان قائم کر کے گفتگو کا آغاز کریں گے تو کون آپ کو نیک نیت کہہ سکے گا۔ آپ اگر تبدیلی تعریف نبوت کے متعلق بحث کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے دروازہ کھلا ہے۔ اور نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عنوان کے تحت آپ اس پر بھی مکمل بحث کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ میں چٹھی نمبر ۱ میں ذکر کر چکا ہوں۔ لیکن اگر عوام کو مغالطہ دینے کی خاطر آپ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف ایک غلط دعوےٰ منسوب کریں۔ اور کھلی کھلی تصریح کے باوجود غلط بیانی کو چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوں۔ اور بایں ہمہ تحقیق حق کے نام پر مناظرہ مناظرہ پکارتے رہیں۔ تو پھر ہماری طرف سے اور ہر انصاف پسند کی طرف سے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں یہی کہا جائے گا۔

بحث کرنا تم سے کیا حاصل اگر تم میں نہیں
روح انصاف و خدا ترسی جو ہے دیں کا مدار

خاکسار ابوالعطا جالندھری قادیان

بنگال پراونشل انجمن احمدیہ کا تیسواں اجتماع

نہایت اہم قراردادیں۔ اور دلچسپ تقریریں

پراونشل انجمن احمدیہ بنگال کا تیسواں اجتماع ۹۔۱۰ اور ۱۱ اکتوبر کو برہمن بڑیہ میں منعقد ہوا۔ صدارت خانصاحب مولوی مبارک علی صاحب پراونشل امیر جماعت ہائے احمدیہ بنگال نے کی۔ بنگال اور آسام کی مختلف جماعتوں کے نمائندگان کے علاوہ بہت سے معززین نے جلسہ میں شمولیت فرمائی مقررین میں سے مولوی ظل الرحمٰن صاحب۔ مولوی محمد سلیم صاحب سید اعجاز احمد صاحب مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اور مولانا ممتاز احمد صاحب مسٹر کے۔ آر خادم۔ مسٹر ڈی۔ اے کے خادم سیکرٹری بنگال پراونشل انجمن احمدیہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جنہوں نے مختلف مضامین پر اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرما کر حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ مثلاً امن عالم۔ اخوت۔ ہندو مسلم اتحاد۔ فلسطین اور انڈونیشیا وغیرہ مواضیع پر روشنی ڈالی گئی۔

علاوہ ازیں چند ایک قراردادیں پاس کی گئیں۔ جن میں خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خانصاحب کی قرارداد تعزیت کے علاوہ فلسطین اور انڈونیشیا کی آزادی کی بھی حمایت کی گئی۔ کانگرس اور لیگ کے رہنماؤں سے "دو اور لو" کے اصل پر مصالحت کی درخواست کی گئی۔ تا ہندوستان خانہ جنگی کی خطرناک اور بھیانک آفت سے محفوظ رہے۔ نیز ایک قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ بغیر امتیاز قوم و ملت فسادات میں کام آنیوالے جملہ افراد کے نقصان کی تلافی کرے۔

جلسہ میں غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب بھی بکثرت شامل ہوئے۔ تیسرے روز مستورات کا اجلاس مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مولوی ظل الرحمٰن صاحب اور خانصاحب مولوی

این۔ڈبلیو۔آر سروس کمیشن لاہور

مقررہ فارم پر (جو بہ قیمت ایک روپیہ این۔ ڈبلیو۔ آر کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے مل سکتے ہیں۔) ٹائپسٹوں کی دو عارضی اسامیوں کے لئے کلاس گریڈ I میں امیدواروں کی طرف سے ۱۱؍۲۶ء تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ اسامیاں سٹورز ڈیپارٹمنٹ مغلپورہ میں ہیں۔ اور مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں۔ اس کے علاوہ تین موزون امیدواروں (دو مسلم اور ایک سکھ۔ پارسی یا ہندوستانی عیسائی) کے نام فہرست انتظاریہ پر رکھے جائینگے۔

تنخواہ۔ چالیس روپیہ ماہوار (عارضی طور پر) ۶۰-۲-۵۰-۲½-۳۰ کے سکیل میں ملے گی۔ گرانی کا الاؤنس اور دوسرے الاؤنس اس کے علاوہ ہونگے جو از روئے قواعد مل سکتے ہیں۔ رعایتی نرخوں پر اجناس خریدنے کا حق بھی ہوگا۔

قابلیت:۔ کسی مستند یونیورسٹی کے میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن (اگر نتائج کا اعلان ڈویژنوں میں ہوتا ہو) جونیئر کیمبرج یا اس کے مساوی کوئی امتحان پاس ہونا چاہیئے۔ (۲) ٹائپ کی رفتار کم سے کم تیس ۳۰ الفاظ فی منٹ ٹچ سسٹم سے ہونی چاہیئے۔ عمر ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان اور تیس سال گریجوایٹوں کے لئے عمر کی آخری حد شیڈولڈ اقوام کے امیدواروں کے لئے تین سال تک بڑھا دی جائے گی۔ سابق فوجی چالیس تک کی عمر کیلئے جا سکتے ہیں۔ مزید تفاصیل کے لئے اپنے ایڈریس کے لفافہ کے ساتھ جس پر ٹکٹ بھی چسپاں ہو۔ سیکرٹری کو لکھئے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

قاہرہ ۱۳ اکتوبر۔ ہفتہ وار اخبار "الیوم" نے وزیر اعظم مصر مسٹر صدقی پاشا کے دورہ لندن پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اگر برطانیہ سے اب بھی مفاہمت کے لئے تمام کوششیں ناکام ہو گئیں۔ تو مسٹر صدقی پاشا اتحادی تنظیم امن میں مصری مسئلہ پیش کرنے کے لئے امریکہ جائیں گے۔

پشاور ۱۳ اکتوبر۔ آفریدی قبائل کا ایک نمائندہ اجتماع جمرود میں ہوا۔ اس میں آفریدی قبائل کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اور متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور ہوئی۔ کہ ہم مسلم لیگ کے ساتھ ہیں اور قائد اعظم کے ہر حکم کو وفاداری کے ساتھ بجا لائیں گے۔

بیت المقدس ۱۳ اکتوبر۔ فلسطین کی عرب ہائر کمیٹی ایسے عرب غداروں کی فہرست تیار کرنے میں مصروف ہے جنہوں نے حال ہی میں عرب لیگ کے فیصلے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یہودیوں کے ہاتھ اپنی زمین فروخت کی ہے۔ بجنسہٖ عرب زمینداروں اور ساہوکاروں سے خاص طور پر مواخذہ کیا جائے گا۔

انقرہ ۱۳ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں ایک غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کی جاری کردہ اس خبر کی پر زور تردید کی گئی ہے۔ کہ حکومت ترکیہ نے نیورمبرگ کے مقدمہ سے رہا شدہ مسٹر فان پاپن کو ترکیہ میں زندگی بسر کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ اس خبر میں کہا گیا تھا۔ کہ حکومت ترکیہ نے فان پاپن کے لئے باسفورس کے قریب ایک گاؤں مخصوص کر دیا ہے۔

نانکنگ ۱۳ اکتوبر۔ حکومت چین نے بٹاویہ میں ایک خاص وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے یہ وفد انڈونیشیا میں مقیم چینی باشندوں پر مبینہ ظلم و ستم کی تحقیق کرے گا ہے۔ کیونکہ اکثر اخبارات میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ سیاسی بدامنی کے دوران میں چینیوں کا بہت زیادہ مالی اور جانی نقصان ہوا۔

روم ۱۳ اکتوبر۔ امریکی فوجی حکام نے اطالوی گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ وہ ان کو بندرگاہ نیپلز کا ایک حصہ بحیرہ روم کا امریکی بحری بیڑہ رکھنے کے لئے دے دیا۔ چیمبر آف کامرس نیپلز نے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ اس بناء پر کہ اس طرح بندرگاہ میں اطالوی تجار کی سہولیات کم ہو جائیں گی۔

لکھنؤ ۱۳ اکتوبر۔ حکومت یو۔ پی نے محکمہ جات راشننگ و سول سپلائز میں رشوت ستانی کا قلع قمع کرنے کے لئے زبردست مہم شروع کر دی ہے۔ ۱۳۶ افسروں کے خلاف اب تک ایکشن لیا جا چکا ہے۔ ان میں سے ۴۴ افسروں کو معطل کر دیا گیا ہے۔

لندن ۱۳ اکتوبر۔ ٹرکی کی وزارت خارجہ نے درہ دانیال کے متعلق روسی یادداشت کا جو جواب دیا ہے۔ اس میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ روسی یادداشت میں آبناؤں کے مشترکہ دفاع کا جو جملہ استعمال کیا گیا ہے۔ اس کی تشریح کی جائے۔

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ گیارہ صوبوں کے لیبر وزراء ۱۴۔ ۱۵ اکتوبر کو دہلی میں مسٹر جگجیون رام لیبر ممبر عارضی حکومت کی صدارت میں منعقد ہونے والی لیبر کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔

سان فرانسسکو ۱۳ اکتوبر۔ برما کے ہیرو جنرل سٹلویل جگر کی بیماری کی وجہ سے نازک حالت میں ہیں۔

لزبن ۱۳ اکتوبر۔ آج صبح لزبن سے شمال اور جنوب کو ٹیلیفون کا سلسلہ کٹ گیا۔ اور شہر میں یہ افواہیں پھیل گئیں۔ کہ شمالی پرتگال میں فوجوں نے بغاوت پیدا کر دی ہے۔

کلکتہ ۱۳ اکتوبر۔ آج کلکتہ میں پوجا کا آخری جلوس خیریت سے گزر گیا۔ ڈھاکہ میں فساد بڑھ جانے کی وجہ سے ۷۲ گھنٹے کا کرفیو لگا دیا گیا۔

حیدر آباد دکن ۱۳ اکتوبر۔ آج لاڑ نگر میں بھی ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس میں چار آدمی مجروح ہوئے فساد کی ابتدا ایک ہوٹل سے ہوئی جہاں پتھر پھینکے گئے تھے۔

احمد آباد ۱۳ اکتوبر۔ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ اور اس کے ماتحت تیار کردہ رولز ختم ہو جانے کے باعث اب مقامی عدالتوں میں چل رہے چار سو مقدمات معرض التواء میں پڑے ہیں استغاثہ نے حکومت ہند سے اس سلسلہ میں واضح ہدایات طلب کی ہیں۔ اور آخری احکام کا انتظار ہے۔

لندن ۱۳ اکتوبر۔ چاندی کو صنعتی اغراض سے استعمال کرنے کے لئے برطانوی حکومت دارالعوام میں ایک بل پیش کر رہی ہے۔ کہ چاندی کے تمام سکے نکل میں تبدیل کئے جائیں۔

بمبئی ۱۳ اکتوبر۔ سردول سنگھ کویشر صدر آل انڈیا فارورڈ بلاک نے اپیل کی ہے کہ فارورڈ بلاک کے ممبران اور ہندوستان کے عوام ۱۹ اکتوبر سے ۲۶ اکتوبر تک حکومت آزاد ہند ہفتہ منائیں۔ اور جہاں موجودہ فرقہ وارانہ فضا اجازت دے جلسے جلوس پریڈ اور مظاہرے کریں۔

لاہور ۱۳ اکتوبر: پنجاب اسمبلی کا سرمائی اجلاس نومبر کے دوسرے ہفتے بلایا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں عنقریب سرکاری اعلان ہوگا۔

نیورمبرگ ۱۳ اکتوبر: جیل کے ایک سرکردہ افسر نے بتایا۔ کہ سزا یافتہ نازی لیڈروں کی حالت خراب ہونے لگی ہے۔ ربن ٹراپ اکثر مبہوت ہو جاتا ہے۔ اور کبھی بیہوش بھی دوسرے قیدیوں کی بھی یہی حالت ہے۔ سوکل کبھی کبھی رونے لگ جاتا ہے۔ گوئرنگ فرش پر پڑا ہوا ہوتا ہے۔ باقی عموماً اپنی اپنی کوٹھڑیوں میں چکر لگاتے رہتے ہیں۔ ان میں سے کسی کو نہیں بتایا گیا ہے کہ ان کی رحم کے لئے اپیل مسترد کردی گئی ہے۔

پونہ ۱۲ اکتوبر: بمبئی اسمبلی کا اجلاس آج صرف دس منٹ جاری رہ کر غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی ہو گیا۔ اس جلاس میں اسمبلی نے وہ بل پاس کر دیا۔ جس کا مقصد ہندوؤں کو دو شادیاں کرنے سے روکنا ہے۔ اس بل کی بعض ممبران نے شدید مخالفت کی

لندن ۱۴ اکتوبر: لندن کے اخبارات نے مسلم لیگ کے عارضی حکومت میں شامل ہو جانے پر بہت خوشی کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ لنڈن ٹائمز رقمطراز ہے۔ کہ ہندوستانی لیڈر ملک کی آزادی کیساتھ جن امنگوں کو وابستہ کئے ہوئے ہیں۔ اب انہیں بروئے کار لانے کا موقعہ مل جائے گا۔ لیگ کے فیصلہ سے ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے جو کامیابی کی امید دلاتا ہے۔

نواکھلی ۱۴ اکتوبر: نواکھلی کے فساد کی تفصیلی اطلاعات حکومت بنگال کو ملنی شروع ہوگئی ہیں۔ اور حکومت نے پولیس اور فوج کو وہاں بھیجدیا ہے۔

ڈھاکہ ۱۴ اکتوبر: آج شام کے پانچ بجے تک ڈھاکہ میں صرف ایک گولی چلنے اور دو چھرا گھونپنے کی وارداتیں ہوئیں۔ عام طور پر سکون رہا۔ جمعہ کے روز ۲۷ گھنٹے کا کرفیو آرڈر نافذ کیا گیا تھا جو آج صبح ختم ہوتے ہی مزید ۸۴ گھنٹے کا نافذ کر دیا گیا ہے۔ کل شام شہر کے ایک حصہ میں بلوائیوں کی فتنہ پردازیوں کو فرو کرنے کیلئے پولیس نے گولی چلائی۔ فساد شروع ہونے سے اس وقت تک ۲۱۱ آدمی مر چکے ہیں۔

لائلپور ۱۴ اکتوبر: گندم دڑہ ۹/۱۰/۵ چنا ۸/-/۱

دہلی ۱۴ اکتوبر: آج مسٹر لیاقت علی کی کوٹھی پر مسلم لیگ کمیٹی کا دو گھنٹے جلسہ ہوا۔

نئی دہلی ۱۴ اکتوبر: وائسرائے نے لیگ کو جو پانچ نشستیں دی تھیں ان کے متعلق کہا گیا تھا۔ کہ لیگ نے انہیں منظور کر لیا ہے۔ آج معلوم ہوا ہے کہ لیگ نے بغیر کسی شرط کے یہ بات مان لی ہے۔ اور تین چار دن کے اندر اندر لیگ اپنے نمائندے پیش کر دے گی۔ لیگ کے حکومت میں شامل ہونے کے لئے لیگ کے جلسے کا انتظار ضروری ہے۔

دہلی ۱۴ اکتوبر: کل تیسرے پہر مسٹر جناح نے وائسرائے کو چٹھی بھیجی جس میں بتایا کہ لیگ نے کیا فیصلہ کیا ہے وائسرائے نے اس کا جواب دیدیا۔ اس کے بعد مسٹر جناح اور وائسرائے کی ایک گھنٹہ ملاقات ہوئی۔ ادھر بڑے بڑے کانگرسی لیڈروں نے جن میں مولانا آزاد بھی شامل تھے۔ گاندھی جی سے ڈیڑھ گھنٹہ بات چیت کی۔

کراچی ۱۴ اکتوبر: سندھ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے خطاب داروں کو حکم دیا ہے کہ خطاب واپس کر دیں۔ اور جو خطاب واپس نہ کریں گے انہیں اسمبلی کیلئے کھڑے ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔

دہلی ۱۴ اکتوبر: پنڈت جواہر لال نہرو نے آج لیبر وزراء کی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے بیان کیا۔ مجھے امید ہے کہ آپ لوگ ایسے ذرائع تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے جن سے مزدوروں کی فلاح و بہبود کو مدد مل سکے۔ یہ کانفرنس مسٹر جگ جیون کی صدارت میں ہو رہی ہے آج انہوں نے صدارتی تقریر میں کہا کہ ہم مزدوروں کی حالت سدھارنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے آج کی کانفرنس میں ہم تمام ایسے نقائص و معائب کی تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔ جو مزدور کے افلاس اور ادبار کا باعث ہیں۔ ہم معلوم کریں گے کہ کھیتوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو کس قدر آمدن ہوتی ہے۔ اور کارخانوں، فیکٹریوں اور دکانوں میں کام کرنیوالوں کو کیا دقتیں پیش آتی ہیں۔ اور ان کو کیسے رفع کیا جا سکتا ہے۔ ان اصلاحات کو ہم صرف صوبوں تک ہی محدود نہ رکھیں گے بلکہ ہندوستان کی سب ریاستوں کا بھی تعاون حاصل کریں گے۔

امرتسر ۱۴ اکتوبر: چنے ۱۱/۷/- دیسی کپاس ۱۸/۰/۰ - تل سفید - ۲۷/۰/- گڑ ۲۵/۰/۰ روپے